REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم بدھ جمادی الثانی ۸ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۲ اخاء ۱۳۳۷ ھش | ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سمگل کیا ہوا سامان قبضہ میں رکھنا قابل سزا جرم قرار دے دیا گیا

اطلاعات چھپانیوالے بھی مجرم شمار ہونگے۔ مارشل لا کے ضابطوں میں اضافہ

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ سمگل کی ہوئی چیزوں کو قبضہ میں رکھنا بھی مارشل لا کے قواعد کے تحت قابل سزا جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ مارشل لا کے ناظم اعلیٰ نے مارشل لا کے ضابطوں میں ایک نئے ضابطے کا اضافہ کیا ہے۔ یہ نیا ضابطہ اس ماہ کی ۷ تاریخ سے نافذ سمجھا جائے گا۔ اس ضابطہ کی رو سے ہر قسم کی سمگلنگ ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص سمگلنگ کرتا ہوا پکڑا گیا یا کسی شخص کے قبضہ سے سمگل کیا ہوا مال برآمد ہوا یا سمگلروں کی مدد کرتا ہوا پایا گیا تو مارشل لا کے تحت اسے سزا دی جائے گی۔ جو شخص سمگلنگ کے سلسلہ میں کوئی اطلاع چھپائے گا۔ اسے بھی سزا دی جائے گی۔ ان سب جرموں کی انتہائی سزا موت ہے

گندم چاول اور کپڑے پر قبضہ

سیالکوٹ ۲۱ اکتوبر۔ لائل پور مارشل لا ایریا میں اب تک غذائی اجناس کے جو ذخائر کا اعلان کیا گیا ہے یا جو ذخیرے پکڑے گئے ہیں۔ ان میں ۳۹۵۰۰ من گندم۔ ۵۸۰۰ من چاول اور ۲½ ہزار من دھان شامل ہے۔ لائل پور مارشل لا ایریا میں لائل پور جھنگ اور شیخوپورہ کے اضلاع شامل ہیں۔ اس علاقہ میں مارشل لا کے نفاذ کے بعد ۶½ لاکھ روپے کے سرکاری بقایا جات کی وصولی ہوئی ہے

تھائی لینڈ میں مسلح افواج کے سپریم کمانڈر نے حکومت کے اختیارات سنبھال لئے

ملک بھر میں مارشل لا کا نفاذ، آئین منسوخ قومی اسمبلی توڑ دی گئی

بنکاک ۲۱ اکتوبر۔ تھائی لینڈ میں مسلح افواج کے سپریم کمانڈر نے رات حکومت کے تمام اختیارات خود سنبھال لئے۔ ملک بھر میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور آئین منسوخ کرنے کے بعد قومی اسمبلی توڑ دی گئی ہے۔ بنکاک ریڈیو نے رات اعلان کیا کہ عوام نے مارشل لا کے نفاذ اور حکومت میں تبدیلی کی حمایت کی ہے۔ سپریم کمانڈر نے کہا کہ داخلی اور بیرونی صورت حال نازک ہو جانے کے باعث انقلاب ضروری ہو گیا تھا۔ رات مارشل لا کے نفاذ کے ساتھ ہی فوج اور ٹینکوں نے دارالحکومت میں مورچے سنبھال لئے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ معمول کے مطابق کاروبار جاری رکھیں۔ ملک میں یہ انقلاب وزیر اعظم کے مستعفی ہونے کے بعد چھ گھنٹے کے اندر اندر ہوا ہے۔

ڈھاکہ میں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس

ڈھاکہ ۲۱ اکتوبر۔ آج ڈھاکہ میں مارشل لا کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس ہو رہی ہے۔ آج جنرل ایوب صوبے کے اعلیٰ افسران سے بھی خطاب کریں گے۔ ڈھاکہ کے لوگ آج شام آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت کا اہتمام کر رہے ہیں۔ کل دن کے بارہ بجے آپ گورنمنٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس میں صحافیوں سے ملاقات کریں گے اور کل شام کو ۳ بجے ڈھاکہ سٹیڈیم میں ڈھاکہ کے شہریوں سے خطاب فرمائیں گے ۔

کوہ نور ٹیکسٹائل ملز کو حکم

راولپنڈی ۲۱ اکتوبر۔ راولپنڈی ایریا کے مارشل لا ایڈمنسٹریٹر نے کوہ نور ٹیکسٹائل ملز کے منتظمین کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے کارخانہ میں تیار ہونے والے کپڑے کے نرخوں میں فوری طور پر ۱۵ فیصدی کمی کر دیں ۔

جلسہ قادیان کے تیسرے دن کی رپورٹ

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان تار کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ قادیان کا تیسرا اور آخری دن خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ شروع ہوا باہر سے آئے ہوئے نمائندگان کی تعداد ایک سو ستر تھی۔ مگر مقامی لوگوں کی حاضری بوائی فصل گندم کی وجہ سے اچھی نہیں تھی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۸/۱۰/۲۰

مجالس خدام الاحمدیہ مطلع رہیں

سالانہ اجتماع کے لئے ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔ وہ سردست ملتوی کی جاتی ہیں۔ اراکین خدام الاحمدیہ مطلع رہیں:

معتمد خدام الاحمدیہ

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

بعض انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ کا اجتماع ملتوی کیا جا رہا ہے لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران مطلع رہیں۔

جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ

کوڑوں جرمانوں اور قید با مشقت کی سزائیں

سرسری سماعت کی فوجی عدالت کے فیصلے

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ سرسری سماعت کی فوجی عدالت نے کل متعدد اشخاص کو خلاف سماج سرگرمیوں کی بنا پر کوڑوں کی سزا دی۔ تین اشخاص کو سینما شو کے بعد قومی ترانے کا مناسب احترام نہ کرنے کی بنا پر سزائیں دی گئیں۔ علاقہ صدر کے محمد اسمٰعیل کو اس جرم میں دو ماہ قید با مشقت اور پانچ کوڑوں کی سزا الحساب کی گئی۔ اسی جرم میں محمد حنیف کو دو سو روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ شاہ عالمی گیٹ کے عبد الرحمٰن نامی دوکاندار کو مقررہ نرخ سے زیادہ قیمت پر گھی فروخت کرنے کے جرم میں ۹ ماہ قید سخت۔ اور سو روپے جرمانے کی سزا ملی۔ ایک اور دوکاندار محمد رمضان کو ایک سال قید با مشقت اور پانچ کوڑوں کی سزا دی گئی۔ وہ دالیں ساڑھے دس آنے فی سیر کی بجائے سوا روپے فی سیر فروخت کرتا ہوا پکڑا گیا تھا۔ غلام حیدر کو چور بازاری کے الزام میں ۹ ماہ قید سخت کی سزا ملی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ اکتوبر

عقائد اور اعمال

ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں پنج بنائے اسلام کلمہ شہادت نماز۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ کا ذکر کر کے بتایا ہے۔ کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انہی پنج ارکان کو اسلام کا نام دیتے تھے۔ ہم نے لکھا تھا کہ اس لحاظ سے یہ پنج بنائے اسلام مسلمان کا گویا لب لباب ہیں۔ اگر کوئی مسلمان کہلانے والا ان کی پابندی نہیں کرتا اور کسی رکن کو ترک کرتا ہے۔ تو وہ مکمل مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

ایک مسلمان جو سچے دل سے ان پانچ فرائض کی پابندی کرتا ہے یقیناً وہ مسلمان کہلانے کا حقدار ہے۔

لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر ان فرائض کا انسان کی زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اس کے متعلق ہم نے پہلے بھی مختصراً بتایا ہے۔ کہ یہ فرائض ہمارے اسلامی کردار کے درخت کا دراصل بیج ہیں۔ اگر بیج اور زمین اچھی ہو۔ اور اس کی آبیاری اور نگرانی اچھی کی جائے۔ تو یہی بیج اگ کر بڑھتا ہے۔ اور کردار کا عظیم الشان درخت بن جاتا ہے۔ جس کو پھول اور پھل لگتے ہیں۔

سچی بات یہ ہے کہ اگر اسلام کے ان پنجگانہ ارکان کی ادائیگی ہماری روزمرہ کی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ اور ہر کاروبار حیات میں ہمارے لئے مفید نہیں ہوتی۔ تو ان اعمال کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہے ہم ان کی غیر مفید رسمی ادائیگی سے بیشک نام کے مسلمان تو کہلا سکتے ہیں۔ لیکن جن اغراض و مقاصد کے حصول کو اسلامی زندگی کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہمیں نصیب نہیں ہوگی۔ نہ صرف یہ بلکہ ہم ایک بہت بڑا فراڈ بن جائیں گے۔ ہماری زندگی کے تمام اعمال میں منافقت کا رنگ آجائے گا۔ اور قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے پھریں گے ہی نہیں بلکہ ہم خود اسلام کے لئے ایک خطرہ بن جائیں گے۔ اور وہ چیز جس کو ہم نے اپنی زندگی سنوارنے کے لئے اختیار کیا تھا۔ خود اسی چیز کو گندہ کر دیں گے۔

بے شک یہ فرائض اسلام نے اس لئے مقرر کئے ہیں۔ کہ ان کی ادائیگی ہماری زندگی کی سطح بلند کر دے۔ اور یقیناً ان سے بہتر اعمال تیار ہی بھی نہیں آسکتے۔ لیکن یہ اعمال اسی وقت تک ہماری زندگی ہمارے کردار کو بلند کرنے کے کام آسکتے ہیں جب تک ان اعمال کے اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھ کر ان پر عمل کریں۔ ہم یہ سوچتے سمجھتے ان پر عمل کریں۔ کہ یہ اعمال ہماری زندگی کو سنوارنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے بہترین ذرائع کے طور پر مقرر کئے ہیں۔

اگر ہم زبان سے تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں لیکن ہمارے دل میں ایک خدا نہیں بلکہ اس کے عوض دنیاوی بتوں کے چہرے چمک رہے ہوں۔ تو ہمارے لا الٰہ کہنے پر حیف ہے۔ اور محمد رسول اللہ کہنے پر تف ہے لا الٰہ الا اللہ کہنے کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ جب ہم اس کو اپنی زبان سے ادا کر رہے ہوں کم سے کم اس وقت تمام دنیا ہمارے سامنے ہیچ ہو جائے۔ اور صرف واحد اللہ تعالےٰ ہی ہمارے تصور پر چھا جائے۔ اور محمد رسول اللہ کہنے کے یہ معنے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں مکارم اخلاق کا جو نمونہ پیش کیا ہے ہم اسی پر قدم زن ہوں گے۔ الغرض جب ہم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان پر لائیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہونا چاہیئے۔ کہ آج اس وقت ہم نے از سر نو عہد کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں۔ جو کچھ بھی ہم آئندہ کریں گے اس میں کفر و شرک کا نام و نشان بھی نہیں ہوگا۔ اسی طرح جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام اعمال میں کفر و شرک کا نام و نشان نہیں تھا۔

اگر آپ کروڑوں بار بھی کلمہ شہادت پڑھتے ہیں۔ اور ایک بار بھی آپ کے دل کی یہ کیفیت نہیں ہوتی تو یقیناً آپ نہ صرف اپنی سانس ضائع کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپ فضا میں اپنی ہر سانس سے زہر قاتل پھیلا رہے ہیں۔ جو کم سے کم آپ کے جسم کی آخری رمق بھی ختم کرنے کے لئے کافی ہے اس کی مثال اس طرح سمجھیئے کہ آپ کے سامنے کوئی منزل مقصود ہے جہاں آپ جانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو پاؤں ہلانے کی ضرورت ہے۔ جب تک آپ منزل مقصود کی طرف منہ کر کے پاؤں نہیں ہلائیں گے۔ اور قدم قدم اس طرف آگے نہیں بڑھیں گے بلکہ ایک ہی جگہ مثلاً ناپتے رہیں گے یا اس سے بڑھ کر منزل مقصود کی طرف رخ رکھنے کی بجائے کسی اور طرف رخ کر کے چلنے لگیں گے تو دونوں آخری صورتوں میں نہ صرف آپ یہ کہ کبھی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکیں گے۔ بلکہ الٹا چلنے کی صورت میں منزل مقصود سے اور بھی دور جا پڑیں گے۔

اس لئے اگر ہم کلمہ شہادت پڑھ کر اس کے مضمرات کے مطابق اپنی زندگی کو صحت مند روش پر نہیں ڈالتے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ تو پھر اس سے تو یہی بہتر ہے کہ ہم کبھی کلمہ اپنی زبان سے ادا ہی نہ کریں۔ کیونکہ ایسا کلمہ شہادت سوا اس کے کہ ہمیں منافقانہ راہ حیات پر گامزن کر دے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اور منافقانہ زندگی دراصل زندگی کی نفی ہے۔ زندگی اسکو کسی طرح نہیں کہا جا سکتا۔ ایسی منافقانہ زندگی سے تو بہتر ہے کہ ہم کوئی دنیاوی مقصد سامنے رکھ کر زندگی بسر کریں۔ جس کا کم از کم نتیجہ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ ہمیں اس دنیا کے ساز و سامان وافر حاصل ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ دیکھ لیجئے۔ کہ وہ اقوام جن کے پیش نظر صرف یہ دنیا ہے اور جو آئندہ زندگی پر بظاہر ایمان نہیں رکھتیں مادی ترقیوں میں کمال پر کمال حاصل کر رہی ہیں۔ لیکن وہ اقوام جو زبان سے تو "خدا خدا" پکارتی ہیں اور دل میں دنیا کے بتوں کی پوجاری ہیں نہ تو انہیں "خدا" ہی مل رہا ہے۔ اور نہ دنیا کے ساز و سامان ہی حاصل ہو رہے ہیں اس ضمن میں ذیل میں ایک اخبار کے اداریہ سے ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

"تاریخ شاہد ہے کہ قوموں کے ادبار و تنزل کا سبب اخلاق و معاملات کی خرابی ہی ہوا کرتا ہے۔ اور جس قوم کے اخلاق و معاملات بگڑ جائیں۔ وہ آرفتہ رفتہ قعر ذلت میں جا پڑتی ہے۔ آج جب ہم اپنے آپ کو اس کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ تو ہمیں نہ صرف مرض کی علامات نظر آتی ہیں۔ بلکہ ہم اپنے اس مرض کی تشخیص بھی کر سکتے ہیں۔ کہ اخلاق و معاملات کی خرابی کے گھن نے ہمیں اندر ہی اندر کتنا کھوکھلا کر دیا ہے۔ بدقسمتی سے ہم نے اپنی وہ تمام خوبیاں گنوا دیں۔ جن سے امت مسلمہ عبارت تھی اور دنیا کی ان قوموں کی تمام برائیاں سیکھ لیں۔ جن سے وہ معتوب کہلائیں۔ سوال یہ ہے کہ مرض کی علامات اس کی تشخیص اور مرض کی نوعیت کے تعین کے بعد کیا اس کا علاج بھی ممکن ہے"۔

(نوائے وقت لاہور ۱۸ اکتوبر)

اس سوال کے جواب میں معاصر لکھتا ہے

"ایک بڑے عالم کا قول ہے کہ انسان کی روح اس لئے بیمار نہیں۔ کہ زبانوں نے تعلیم کم دی۔ اور کانوں پر زیادہ نہیں لکھا گیا۔ بلکہ اس کا اصلی دکھ زندگی کی عملی مشکلات میں ہے۔ اور صرف وہی تعلیم فتح مند ہو سکتی ہے۔ جو ایک مستحکم عملی نمونہ اپنے ساتھ رکھتی ہو۔ اور عملی حقیقت کے لحاظ سے اولین نمونہ حامل قرآن و اولین داعیٔ اسلام کا ہے"

(نوائے وقت ۱۸ اکتوبر)

اس سے ظاہر ہے کہ صرف زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتے کا نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں بلکہ الٹا نقصان ہے۔ کیونکہ زبان اور عمل کا تضاد گویا ہمارے راستہ میں ایک عظیم عفریت کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے۔ جو ہمیں دھکیل دھکیل کر تباہی کے غار میں گراتا ہے۔ اور ہم نہ تو دنیا کے رہتے ہیں اور نہ دین کے۔ لیکن اگر ہم اپنے اعمال اپنے زبانی اقرار کے مطابق بنا لیں۔ تو اسی طرح جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے پاؤں کے نیچے دنیا آکر بچھ گئی تھی۔ ہمارے پاؤں کے نیچے بھی آکر بچھ جائے گی۔ اصول یہ ہے کہ کوئی کام خواہ وہ مادی ہو یا روحانی اس وقت تک سرانجام نہیں پا سکتا۔ جب تک ہمارے عقائد اور ہمارے اعمال یکساں نہ ہوں۔ یعنے جب تک ہم اپنے عقائد کو اپنے اعمال میں نہ ڈھالیں۔ ہم منافقانہ زندگی گزاریں گے۔ جس کے معنے ذلت یقینی ہے۔ ہماری زندگی اس گھوڑے کی طرح ہوگی۔ جس کی باگ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اور وہ جدھر چاہتا ہے ہماری خواہش کے خلاف ہمیں ادھر لئے جاتا ہے اور آخر خود بھی اور ہمیں بھی تباہی کے

امنِ عالم کے قیام میں اسلام کا حصّہ

(از محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) صدر شعبۂ نفسیات کراچی یونیورسٹی)

اسلامی تعلیم کو اگر ایک نظریۂ امن کے طور پر دیکھا جائے تو ہمیں اس میں تین نمایاں خصوصیات نظر آتی ہیں۔ یہ تینوں خصوصیات نہایت اہم ہیں۔ اس لئے فلسفۂ امن کے متلاشیوں اور امن کے ایک جامع منصوبے کے طالبوں کو ان تینوں امور کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ پہلی چیز اسلام کا وہ نظام خیالات ہے جو انسانی ذہن میں امن کا نہایت موزوں تصور پیدا کرتا ہے اور جس میں پُرامن انسانی تعلقات کے لئے عملی طریق کار بھی پیش کیا گیا ہے۔

دوسری چیز جس پر غور کرنا ضروری ہے یہ ہے کہ اوائل میں مسلمانوں کو جن مشکلات اور جن مراحل میں سے گزرنا پڑا ان میں انہوں نے جو نمونہ دکھایا اس پر نظر رکھی جائے اور آنحضرتؐ کے اُس اُسوے کو دیکھا جائے جو زمانۂ جنگ اور زمانۂ امن میں آپؐ نے پیش کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کو ابتدائے اسلام میں زبردست قومی مقابلوں اور جھگڑوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اور اس طرح یہ ظاہر کرنے کا موقع ملا کہ اسلام ان مشکلات سے کس طرح نمٹتا ہے۔ وہ مختلف قبیلوں، قوموں، مذہبوں میں کس طرح پُرامن تعلقات قائم کرتا ہے۔

تیسری بات جس کی طرف توجہ دینی چاہیئے یہ ہے کہ اسلام دنیا کی مذہبی یا سیاسی تاریخ کی زینت ہی نہیں بلکہ اس کی تعلیمات ایسی ہیں جو دنیا پر مستقل اثرات چھوڑنے والی ہیں۔ اس لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام موجودہ اور آئندہ زمانے کے لئے امن اور جنگ کے متعلق کیا تعلیم دیتا ہے اور اپنی اس تعلیم کو قائم و دائم رکھنے کے لئے کیا ضمانت پیش کرتا ہے۔ گویا ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آج کا انسان اپنے حال اور مستقبل کے لئے اسلام سے کیا توقعات رکھ سکتا ہے؟

سو پہلا سوال یہ ہے کہ امن کے متعلق اسلامی نظریات و خیالات کیا ہیں؟ اس کے جواب میں سب سے پہلی چیز جو پیش نظر رکھنی چاہیئے وہ اسلام کا عالمگیر تصور ہے۔ قیام امن کے حامیوں اور امن کے بڑے بڑے منصوبے پیش کرنے والوں نے ایک لمبے عرصے کے بعد اب اس زمانے میں آکر یہ محسوس کیا ہے کہ مسئلۂ امن ساری دنیا کا مسئلہ ہے۔ اس میں تمام چھوٹی بڑی قومیں، کالے گورے، مشرق و مغرب بھی شامل ہیں۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ امن کے متعلق جو اسکیمیں بنائی جاتی تھیں ان کی غرض محدود ہوتی تھی۔ اس میں بعض علاقوں یا بعض قوموں کو مدنظر رکھا جاتا تھا لیکن اس کے برعکس اسلام کا پیغام شروع ہی سے وسیع بنیادوں پر استوار کیا گیا۔ اسلام کسی ایک طبقہ یا کسی ایک ملک کے لئے نہیں تھا بلکہ بنی نوع انسان کے تمام طبقے اور تمام قومیں اس کی مخاطب تھیں (۷، ۱۵۹ – ۱۰، ۵۸، ۱۰۵، ۱۰۹ – ۲۲، ۵۰) جہاں تک انسانی تعلقات کا سوال ہے شریعت اسلام انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں کرتی۔ اگرچہ اسلام کی ابتداء عرب سے ہوئی، اور یہ بظاہر عرب کا مذہب یا عرب کی ایک تحریک بن کر دنیا کے سامنے آیا۔ لیکن اس نے تعلیم یہ دی کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت نہیں ہے۔

اسلام ساری دنیا کی مذہبی تاریخ کو اپنے دامن میں لئے ہوئے آیا۔ اُس نے تمام قوموں کے انبیاء کو تسلیم کیا، اور تمام انبیاء پر ایمان لانا اور اُن کا احترام کرنا ضروری قرار دیا۔ اور تعلیم دی کہ یہ سب کے سب سچے اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ تھے (۲، ۱۳۷) چنانچہ مسلمان تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان لائے اور وہ ایک ایسی اُمت بنے جنہوں نے تمام انبیاء کو اپنا مقتدا اور پیشوا سمجھا۔ (۲۳، ۵۲، ۵۳ – ۲۱، ۹۳)

امن کے لئے اسلام کا دوسرا نظریہ اتحادِ انسانی ہے۔ اور بنی نوع انسان کے اتحاد کا یہ تصور اسلام کے عالمگیر تصور کا گویا تتمہ ہے۔ اسلام ساری دنیا کو ایک کرنے اور اس کے اجزاء کو متحد کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بنی نوع انسان کے مذہبی اختلاف رنگ و نسل اور اختلاف زبان کو نظرانداز نہیں کرتا۔ اسلام کے نزدیک بنی نوع انسان شروع میں ایک ہی تھے۔ اس کے بعد وہ گروہوں میں تقسیم ہوکر (۲، ۲۱۴) زمین کے مختلف حصوں میں پھیل گئے اور اس طرح ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان میں سے ہر ایک کے پاس نبی بھیجے گئے۔ جنہوں نے انہیں حق کی تعلیم دی (۴۹، ۱۴) آخر ان تمام قوموں کو دوبارہ متحد کرنے کا وقت آگیا۔ (۵، ۴۹ – ۷، ۱۵۹) اور اسی غرض سے اسلام آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عصروں کے لئے یہ بات بڑی عجیب تھی کہ آپ یا کوئی اور شخص ساری دنیا کو ایک کرنے یا نسلِ انسانی کے ایک بن جانے یا خدا کے ایک ہونے کا تصور پیش کرے (۲۱، ۹۳ – ۳۸، ۶) لیکن آج ساری دنیا جانتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے ساتھ ہی دنیا کے مختلف ملک اور دنیا کی مختلف قومیں ایک دوسرے کے قریب ہونا شروع ہوگئیں۔ حتیٰ کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ ساری دنیا کا ایک ہونا محض طبعی اعتبار سے ناگزیر ہوگیا ہے۔ ہاں رنگ و نسل اور زبان کے اختلافات باقی رہ سکتے ہیں (۳۰، ۲۳) قوموں اور قبائل کی تقسیم اس لئے ہے کہ ایک کو دوسرے سے تعارف ہو (۴۹، ۱۴) ہاں قوموں کی تخصیص یا ان کے مختلف نام تقویٰ یا نیکی کی علامت نہیں۔ آخر کار بنی نوع انسان کے اتحاد کو ایک ٹھوس حقیقت بننا ہے۔ اور جب تک ایسا نہیں ہوجاتا اس وقت تک پیدائش کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا (۲۱، ۱۷ – ۴۴، ۳۹)

قیام امن کے لئے اسلام کا تیسرا نظریہ عقیدے اور خیالات کی آزادی ہے۔ (۲، ۲۵۷) کیونکہ اس کے بغیر سچا ایمان اور حقیقی ولولہ پیدا نہیں ہوسکتا، بلکہ منافقت پیدا ہوتی ہے۔ اور منافقت قابل نفرت اور نفسیاتی اعتبار سے ایک غیر فطری چیز ہے۔ ابتدائی زمانے میں اسلام کو آزادیٔ خیال کے انسانی حق کے استحکام کے لئے تلوار اٹھانا پڑی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے انسان کے اس بنیادی حق کے لئے اسلام کی جدّ و جہد کامیاب ہوئی۔ لیکن کتنی ستم ظریفی ہے کہ خود اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے زور سے پھیلا۔ یہ الزام آج بھی دہرایا جا رہا ہے اور آج بھی اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ لیکن تاریخ نے اس اعتراض کا قطعی جواب دے دیا ہے۔ کوئی تین سو برس ہونے کو آئے سیاسی اور سماجی اعتبار سے اسلام اپنا غلبہ کھو چکا ہے اور حکومت اور زور اور رعب دوسروں کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کے باوجود اسلام پھیل رہا ہے۔

اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ اسلام میں بنیادی طور پر ایسی کشش موجود ہے جو دوسروں کے دلوں اور دماغوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے دین میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے (۲: ۲۵۷) دین عربی کا لفظ ہے اور اس میں نہ صرف معروف مذہبی عقائد بلکہ مذہب کے متعلق تمام امور، اعمال، عادات اور روایات شامل ہیں۔ پس اسلام کے نزدیک تمام انسانوں کو عقائد و اعمال کی آزادی حاصل ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نہ صرف اس بات کی اجازت دیتا ہے بلکہ توقع رکھتا ہے کہ تمام مذہبی فرقے خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی یا مسلمان اپنے اپنے مذہب پر آزادی سے عمل پیرا ہوں۔ خواہ وہ ایسے ملک میں رہتے ہوں جس کی اکثریت مسلمان ہے (۵، ۴۵، ۴۸، ۴۹) جہاں تک مذہبی عقائد اور عبادات کا تعلق ہے ان میں کسی قسم کا جھگڑا یا تنازعہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ سیاسی نظریات میں اختلاف کی بناء پر آپس میں جھگڑا پیدا ہو۔ پس ایسے ملک میں جہاں مختلف عقائد رکھنے والی قومیں آباد ہوں سیاست مفاہمت سے حل ہوسکتی ہے۔ گویا وہ تمام لوگوں کی مجموعی ذمہ داری ہے۔ ہر فرقہ اور ہر جماعت اپنے طور پر آزاد ہے۔ البتہ ہر جماعت کی آزادی دوسری جماعتوں کی مساوی آزادی کی وجہ سے محدود ہوجاتی ہے۔ پس آزادی تعلقات انسانی کو استوار رکھنے کے بنیادی اصول کی حیثیت رکھتی ہے۔ گو امن کے قیام میں ایک زمانہ درکار ہو لیکن اگر اساسِ امن کو دیرپا بنیادوں پر قائم کرنا ہے تو ضروری ہے کہ اسے انسانی ذہنوں میں اتارا جائے اور انسان کی آزادانہ رضا و رغبت پر اسے قائم کیا جائے۔

امن کے لئے اسلام کا چوتھا نظریہ انصاف ہے۔ یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ انصاف اور امن کا ایک دوسرے سے خاص تعلق ہے۔ امن کے متعلق اکثر جدید تصورات جادۂ مستقیم سے بھٹک کر غلط راہ پر جا پڑے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسئلۂ امن میں انصاف کی اہمیت نظر سے اوجھل ہوگئی ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے "عدل" تعلقات انسانی کی بحالی کے لئے سب سے پہلا زینہ ہے۔ دوسرا زینہ "احسان" ہے۔ اور تیسرا زینہ "قرابت و محبت" ہے (۱۶، ۹۱) قومیں دوسروں سے حسن و احسان کا سلوک کرنے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ امن کے واعظ محبت و شفقت کی تلقین کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے عدل کرنا بھی نہیں جانتے حالانکہ سب سے پہلی چیز

جس کے سیکھنے کی ضرورت ہے، عدل ہے عدل کا مطلب یہ ہے کہ یکساں حالات میں سب کے ساتھ خواہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا، یکساں سلوک کیا جائے۔ عدل سب کے لئے یکساں ہے۔ قرآن کی رو سے دشمنوں سے عدل کا برتاؤ کرنا چاہیئے اور یہی بہتر ہے (۵-۹) قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ ان لوگوں سے بھی عدل کا برتاؤ کیا جائے۔ جنہوں نے زیادتی کی، لیکن جو اجتماعی فیصلہ تسلیم کرنے کو تیار ہو گئے۔ (۴۹، ۱۰)۔ بین اقوامی سیاسیات میں عدل کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔

اب تک اقوامی سیاسیات کے لئے جتنے بھی طریقے ایجاد ہوئے ہیں، خواہ وہ تخفیف اسلحہ کا طریقہ ہو یا اقوامی اداروں کا قیام ہو یا سفارتی نوعیت کی بات چیت ہو، یہ سب کے سب عین اس مرحلے پر جہاں ان کی کامیابی ضروری ہوتی ہے۔ ناکام ہو جاتے ہیں، آخر کیوں؟ ان کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ کمزور قوموں کے مفادات سے ٹکرانے لگتے ہیں۔ تو اس وقت ہمارے ہاں تصفیئے کا ایک ہی طریق ہے، اور وہ عدل نہیں بلکہ سمجھوتا ہے اور سمجھوتے میں عموماً کمزور کے مفاد کو قربان کیا جاتا ہے اس ذہنیت کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اصل اور اہم چیز عدل ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ سلامتی کونسل جسے عدل کا ذریعہ ہونا چاہیئے۔ سودے بازی کا مرکز سمجھی جانے لگی ہے۔ اور عالمی عدالت کی طرف قومیں کم ہی رجوع کرتی ہیں۔ اگر اسلامی تصورات دنیا میں رائج ہو جائیں تو اقوامی عدالت کو نہ صرف یہ کہ بہت مصروف رہنا پڑے بلکہ وہ بڑے سے بڑے تنازعات کا فیصلہ کرنے لگے۔

اسلام کا پانچواں نظریہ قانون کا نظریہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاحب کتاب نبی تھے۔ بلکہ آپ کے ذمہ تعلیم الکتاب والحکمت" کا کام تھا۔ اسلام نہ صرف یہ کہ احکام کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان احکام کی حکمت سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ احکام کے ساتھ ان کی حکمت بیان کر دینے سے حریت ضمیر اور آزادئ فکر کی روح قائم رہتی ہے۔ کئی لوگ قانون کو غیر اہم اور غیر متعلق سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اصل چیز نیک نیتی ہے اور نیک عزائم۔ چنانچہ جب کمزور ملکوں کو کسی بہانے سے حق و انصاف سے محروم کیا جاتا ہے۔ تو وہ بھی قانون اور قانونی نظام سے بدظن ہو جاتے ہیں اور وہ بھول جاتے ہیں کہ کچھ بھی ہو قانون ہی ان کا بہترین محافظ اور ان کے لئے بہترین محافظت ہے۔ ہر کوئی اس بات کو فراموش کر دیتا ہے کہ بنی نوع انسان کے امن کے راستے پر خاموشی سے بڑھتے جانا قانون ہی کا مرہون منت ہے۔ امن بذریعہ قانون اسلام کا نعرہ ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اچھے سے اچھا قانون امن کی خواہش کے بغیر بے کار ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ امن کے لئے سچی خواہش بھی قانون کے بغیر بے فائدہ ہے۔ اسلام امن کی تلقین بھی کرتا ہے اور امن کا قانون بھی پیش کرتا ہے۔ اسلام اجتماعی سلامتی کے متعلق واضح قواعد بیان کرتا۔ (۴۹، ۱۰) اور جنگ کی صورت میں طرفین کی اخلاقی ذمے داریاں متعین کرتا ہے۔ وہ معاہدوں اور اقوامی سمجھوتوں کا احترام سکھاتا ہے۔ اور سفارتی نمائندوں اور ایلچیوں کا احترام اور ان کی ذات کی حفاظت کرنا ضروری قرار دیتا ہے۔

امن کے متعلق اسلامی تعلیم کی صداقت ابتدائی زمانے کے مسلمانوں کے عمل اور تجربے سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے ظاہر ہوتی رہی ہے۔ جب کسی تعلیم یا کسی اصول کو ٹھوس عملی شکل میں پیش نہ کیا جائے۔ اس وقت تک اس کی حقیقت پوری طرح واضح نہیں ہوتی۔ نہ اس کی خوبیاں ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ نہ اس میں کوئی کشش پیدا ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی جوان تھے۔ خانہ کعبہ کی مرمت کا وقت آیا۔ حجر اسود کو اپنی جگہ نصب کیا جانے لگا۔ تو مختلف قبیلے آپس میں جھگڑنے لگے کیونکہ ہر قبیلہ اپنے لئے حجر اسود کو نصب کرنے کی عزت چاہتا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال دانشمندی کے ساتھ اس جھگڑے کا تصفیہ کر کے ان قبیلوں میں صلح کرا دی اور انہیں متحد ہونے میں عملی مدد دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوانی کا ایک اور واقعہ ہے آپ نے مظلوموں کی حمایت کرنے والی ایک جماعت میں شرکت کی۔ اس جماعت نے یہ عہد کیا تھا کہ ہم مظلوموں کی مدد کریں گے۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ یہ عہد حلف الفضول کے نام سے مشہور ہے۔ باقی سب لوگ یہ عہد بھول گئے۔ مگر آنحضرت صلعم نے یہ عہد یاد رکھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک اجنبی شخص آپ کے پاس آیا اور آپ کو یہ عہد یاد دلایا۔ اس وقت مکے کا پورا شہر آپ کا مخالف تھا یہ شخص کوئی بڑا با اثر آدمی نہ تھا بلکہ معمولی حیثیت کا شخص تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی مصالح کی پرواہ کئے بغیر اس شخص کے ہمراہ چل پڑے۔ اور ابو جہل سے جو آپ کے دشمنوں کا لیڈر تھا جا کر کہا کہ وہ اس شخص کی رقم ادا کرے۔

مدینے میں جو معاہدہ ہوا اس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ ایک دوسرے کے مخالف اور متحارب گروہ کس طرح مل جل کر خود اپنے قائم کردہ نظام کے تحت زندگی بسر کر سکتے ہیں اور کس طرح جداگانہ مذہبی نظریات اور عقائد کے باوجود سماجی سلامتی اور جسمانی تحفظ کی خاطر مشترک امور میں متحد ہو کر اپنے لئے امن اور آشتی کی صورت پیدا کر سکتے ہیں

ابتدائی اسلامی معاشرہ میں غلام بھی تھے۔ اور آزاد بھی، حبشی بھی تھے اور ایرانی اور یونانی بھی۔ یہ معاشرہ ایک وسیع تر انسانی اتحاد کا پیش خیمہ تھا۔

اسلام اختلاف تسلیم کرتے ہوئے بھی عیسائیوں سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ آؤ ہم ان باتوں میں اتحاد اور تعاون کریں جو ہم میں قدر مشترک کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (۳، ۶۵) یہ اصول ایسا ہے جس پر ہر جگہ عمل کیا جا سکتا ہے اس کے ذریعہ باہمی اختلافات کو بڑھنے سے روکا جا سکتا ہے۔ اور افتراق کی خلیج پاٹی جا سکتی ہے۔ متضاد سے متضاد نظریات رکھنے والی جماعتوں میں بھی ایک قدر مشترک ضرور موجود ہوتی ہے۔ اور وہ ان سب کا انسان ہونا ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے زیادہ سخت شرائط اور اپنی ذات کے لئے ہتک آمیز سلوک قبول کر لیا۔ اور بعد میں انتہائی دیانتداری اور خلوص کے ساتھ ان شرطوں کی پابندی کی۔ اس کے نتیجے میں وہ ملک جس نے امن و آشتی کی کبھی صورت نہ دیکھی تھی امن سے روشناس ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم آپ کے نمونے اور نمونے کی تاثیر نے امن و آشتی کو ایک زندہ حقیقت بنا دیا۔ اسلام کا یہ تجربہ آج بھی دنیا کے لئے سبق کا حکم رکھتا ہے

ظہور اسلام کے وقت عرب میں جو حالات تھے نفسیاتی اعتبار سے دیکھا جائے تو آج دنیا اسی قسم کے حالات سے گذر رہی ہے۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ عرب قوم کا ایک چھوٹا سا حصہ باقی تمام عرب کے مقابلے میں دفاعی جنگ میں مصروف تھا۔ یہ بڑا جان جوکھم کا کام تھا اور گویا سر دھڑ کی بازی لگی ہوئی تھی۔ کوئی تیسرا ایسا فریق نہ تھا۔ جو صلح صفائی کرا دیتا۔ نہ کوئی قانونی نظام ہی تھا جس کا سہارا لیا جا سکتا اسی قسم کا بحران آج کی دنیا میں موجود ہے۔ اس بحران کو ختم کرنے کے لئے ایک ویسی ہی قیادت کی ضرورت ہے۔ جس نے عرب کو متحد کیا اور متحدہ عرب ساری دنیا کے اتحاد کا پیغامبر بن گیا۔ خلوص نیت، جرأت دلیری اور یقین کے ساتھ اس قیادت نے دشمن طاقتوں کے سامنے صلح کا ہاتھ بڑھایا اور دشمن کے دل اور دماغ کو بدل کر دُنیا میں امن و امان کا راستہ صاف کیا۔ جب دل بدل گئے اور امن قائم ہو گیا تو دشمنوں کو سزا نہیں دی۔ بلکہ عفو اور درگذر سے کام لے کر امن و امان کی بنیادوں کو مستحکم اور مستقل کر دیا۔

موجودہ زمانے کا انسان بے شک ان باتوں سے متاثر نہ ہو۔ بے شک وہ کہے کہ اسلامی عقائد، اسلامی کردار اور خود مذہب کا اب زمانہ نہیں رہا۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان پر ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ بار بار اس قسم کی مایوسی کے دور گذر چکے ہیں اور ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے کہ کسی روحانی مصلح نے انسان کی رہنمائی کر کے اس کی امید کو ابھار کر اس کی حالت کو پھر بدل دیا۔

چھ ہزار سال کی مذہبی تاریخ اسبات کی شاہد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان سے کئے ہوئے وعدوں کو بار بار پورا کیا۔ اللہ تعالےٰ کے یہ وعدے حیرت انگیز طریقے پر عین وقت پر پورے ہوتے رہے ہیں۔ زمانہ گذشتہ میں جو روحانی انقلاب آئے۔ وہ ٹھیک اس وقت آئے جب ان کی ضرورت تھی۔ ان میں کسی قسم کی تقدیم تاخیر نہیں ہوئی اب زمانے کو پھر ایک روحانی انقلاب کی ضرورت ہے اس کے آثار بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ جنگیں وبائیں رسل کے سامان کی ترقی اجتماعات، نشر و اشاعت کی فراوانی۔ سائنس اور علوم و فنون کا فروغ یاجوج و ماجوج کا ظہور اور کئی دوسرے امور معرض وجود میں آ چکے ہیں (حزقیل، سورة کہف، سورة تکویر) یہ تمام امور اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور ساری دُنیا میں قرآن پاک کی اشاعت و ترویج کی نشان دہی کر رہے ہیں (۳۰-۲۹-۳۱) کوئی نہیں جو اس انقلاب کو روک سکے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خود مغربی ملکوں میں جہاں اسلام کے متعلق سب سے زیادہ غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اشاعت اسلام کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ ادھر اسلام کے متعلق مستشرقین کا انداز تحریر بھی بدل رہا ہے۔ ادھر مسلمان مایوسی اور قنوطیت سے چھٹکارا حاصل کر رہے ہیں۔ یہ تمام تبدیلیاں کسی مادی طاقت کی مدد کے بغیر ہو رہی ہیں۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۱۲ اکتوبر کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "رشیدہ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو ہمارے لئے مبارک بنائے۔

(مبارک احمد انور فاروقی
ہیڈ کلرک بیت المال ربوہ)

ایک ایمان افروز روایت

(از مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب آف بھامبڑی)

چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم آف دہنجواں تحصیل بٹالہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھے۔ مجھ سے انہوں نے مختلف مواقع پر کئی دفعہ ایک روایت کا ذکر فرمایا جو احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے حلفاً درج ذیل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:۔

"ہمارے رشتہ دار عرصہ سے سندھ میں رہتے تھے۔ میں اس وقت جوانی کے آغاز میں تھا۔ ڈاڑھی مونچھ پھوٹ رہی تھی سندھ سے مجھے خط آیا کہ تمہارا فلاں رشتہ دار فوت ہو چکا ہے اور زمیندارہ کام میں مدد کی ضرورت ہے اس لئے فوراً سندھ چلے آؤ۔ میں نے خط دیکھا تو بہت گھبرایا۔ کیونکہ مجھے سندھ کے سانپوں اور بچھوؤں کی باتیں سن سن کر بہت گھبراہٹ ہوتی تھی اور میں ڈرتا تھا میں نے سوچا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مشورہ کر لوں۔ میں دہنجواں سے قادیان گیا اس وقت مسجد مبارک میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ حضور علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ صرف چھ سات نمازی تھے۔ میں نے حضور کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ جب نماز ختم ہوئی تو میں نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور مجھے سندھ جانے کے لئے خط آیا ہے۔ اور میں تو سانپوں اور بچھوؤں سے گھبراتا ہوں وہاں ان کی کثرت ہے۔ حضور علیہ السلام میری بات سنتے رہے۔ حضور کی نظر نیچی تھی اور تسبیح فرما رہے تھے۔ جب میری بات ختم ہوئی تو حضور نے میری طرف دیکھا جس سے مجھ پر خاص اثر ہوا۔ حضور نے مجھے فرمایا:۔

"آپ سندھ جائیں۔ آپ کو کوئی خطرہ نہیں"۔

میں گاؤں گیا اور بے فکر ہو کر سفر پر روانہ ہو گیا۔ وہاں جب بھی سانپ سامنے آتا تو نڈر ہو کر اسے ہاتھ سے پکڑ لیتا اور مار دیتا۔ بعض سانپ جو راستہ روک لیتے ہیں وہ مجھے دیکھ کر دوڑتے۔ اور میں پیچھے بھاگ کر پکڑ لیتا۔ لوگوں نے اس وجہ سے مجھے پنجابی دلیر کہنا شروع کر دیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ حضور ہی کی توجہ کا اثر تھا کہ میں سانپ سے اس قدر ڈرنے والا سانپ کو ہاتھ میں پکڑتا اور مار دیتا۔

ایک دن گوارہ چارہ ٹھیک کر رہا تھا کہ کسی چیز نے میرے بائیں ہاتھ کی انگلی پر ڈنگ مارا۔ میں نے ہاتھ پولوں سے باہر نکالا تو ایک موٹا بچھو تھا جو لڑا ہوا تھا میں نے اسے جھٹک دیا"۔

چوہدری فقیر محمد صاحب مرحوم نے یہ روایت آخری مرتبہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے دوران منارۃ المسیح کے چبوترہ پر رات کے وقت مجھ سے بیان کی۔

چوہدری صاحب ۱۹۴۷ء ہی میں اپنے گاؤں میں عورتوں کا پہرہ دیتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بھائی عرصہ ایک سال سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہے اور بہت کمزور ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اُسے صحت عطا فرمائے۔

(رشید احمد سیکرٹری مال جماعت مٹھا ٹوانہ سرگودھا)

(۲) خاکسار ڈیڑھ ماہ سے بلڈ پریشر اور کئی دیگر عوارضات میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(لقاء اختر نیو پاوری)

(۳) محمد شریف صاحب تبسم تین ہفتے سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عنایت خان ... گجرات

(۴) میرے والد مکرم ملک محمد شفیع صاحب کے گلے میں کینسر ہے۔ اور گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ شفا یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ ملک لطیف احمد سرور از لاہور

(۵) میرا چھوٹا لڑکا عزیزم محمود رفیق بعارضہ فالج بہت بیمار ہے۔ تمام دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم عزیز کو کامل صحت عطا کرے۔

رحم الٰہی کلرک کاچھوپورہ لاہور

(۶) میرے والد صاحب گیارہ روز سے بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

عبدالشکور چک ۵ سرگودھا

(۷) مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سار چودری چند دن سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد یٰسین ٹی۔آئی ہائی سکول ربوہ)

سینما بینی کی لعنت سے نوجوانوں کو بچائیں

موجودہ زمانہ میں گذشتہ زمانہ کی نسبت سے بہت بڑھ چڑھ کر بے دینی پھیلانے والی اور مخرب الاخلاق چیزیں پیدا ہو گئی ہیں سینما بھی انہی چیزوں میں شامل ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ ۱۲ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے اس خطبہ میں گانے بجانے کی عادت اور اس کے نقصانات جو اقوام کو پہنچے ہیں نہایت مؤثر الفاظ میں بیان فرمائے ہیں سینما بینی کی لعنت ہے۔ جس سے بچانے کے لئے حضور نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے پہلا مطالبہ رکھا تھا جو سادہ زندگی کا مطالبہ تھا۔ اور اس میں سینما اور تماشے بھی شامل فرمائے تھے۔ چنانچہ کتاب مطالبات تحریک جدید کے صفحہ ۳۷ پر اس کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"۔

(۲) نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہئے۔ مگر میں ہمیشہ کے لئے اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ حرمت کی صورت ہو جاتی ہے۔ فی الحال ضرورت دینی کے لحاظ سے اس کی ممانعت کرتا ہوں"۔

"پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے"۔

نیز فرماتے ہیں:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا قوانگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کرتا تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"۔ (مطالبہ صفحہ ۳۷ تا ۴۱)

ان اقتباسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سینما کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی کیا رائے ہے۔ اور کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ نوجوانوں کو بار بار اس کی قباحت بتائی جائے اور اس سے روکا جائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر ربوہ کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۰ اکتوبر کو فضل عمر ہسپتال میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ نے چھ بچے چھوڑے ہیں۔ جن میں دو بہت چھوٹے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور چوہدری صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

شیخ نور الحق۔ محلہ دار البرکات۔ ربوہ

فہرست چندہ دہندگان وقف جدید

(گذشتہ سے پیوستہ)

صوبیدار عبدالغفور خانصاحب افسر حفاظت ربوہ مع اہلیہ صاحبہ اوّل ثانی ۔ ۱۸/-
احسان اللہ صاحب نرائن گنج بنگال ۔ ۱۲/-
حاکم علی صاحب ٹیچر اوکاڑہ منٹگمری ۶۶/۸
محمد حنیف صاحب قمر ڈیرہ غازیخان ۳۶/۱
ملک نذیر احمد صاحب محلہ میانوالی منٹگمری ۲۰/۴
فضل حسین صاحب جوہر آباد سرگودھا ۶/-
ملکہ خانم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید خانصاحب ربوہ ۶/-
رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی قدرت اللہ صاحب ربوہ ۶/-
عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ تار بابو محمد بخش صاحب ربوہ ۶/-
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ خورشید احمد صاحب باجوہ ربوہ ۶/-
نور احمد صاحب چک ۲۹۷ ج ب ضلع لائلپور ۶/-
ملک منیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت بدین ۲۸/۸
محمد جمیل خانصاحب سیکرٹری مال محمود آباد سندھ ۱۶/۱۲
اعظم بیگ صاحب اقبال روڈ ٹنڈو آدم شاہ سندھ ۶/-
محمد بوٹا صاحب آف چوہڑکانہ ۶/-
فقیر محمد صاحب آف سکردو ۶/-
رشید احمد صاحب ناظم مال کراچی ۵۰۰/-
احمد علی صاحب کراچی ۶/-
سیدہ خانم صاحبہ اہلیہ عبدالقیوم صاحب دارالصدر ربوہ ۶/-
میر اللہ بخش صاحب تلونڈی راہ والی گوجرانوالہ ۹/۸
عبداللطیف صاحب خانپور ۶/-
عبدالمجید خانصاحب چک ۶۹ گ ب لائلپور ۶/-
محمد طفیل صاحب سیکرٹری مال خانقاہ ڈوگراں ۱۲/-
از بی بی صاحبہ واقفہ صاحبہ آنسہ ٹوپی ۶/-
علی احمد صاحب سیکرٹری مال درگانوالی سیالکوٹ ۶/-
حکیم بشیر الدین احمد صاحب آئل کمپنی خانپور ۶/-
احمد علی صاحب سیکرٹری مال گھیلی دڑکاں ضلع شیخوپورہ ۶/-
محمود ناظم صاحب سیمنٹ ورکس روہڑی ۱۲/-
شیخ عبدالحمید صاحب صدر حلقہ فورٹ کالج ۱۲/-
سید محمد ابراہیم صاحب ظفر نمبردار موضع ٹھٹھہ ضلع لاہور ۶/-

نور احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن ۴۳/۸
شیخ عبدالواحد صاحب سیکرٹری مال دھرمپورہ لاہور ۳۱/-
چراغ الدین صاحب سیکرٹری مال سنت نگر لاہور ۲۹/۸
سید مسعود احمد خانصاحب پونچھ ہاؤس کالونی ۔ لاہور ۳۹/-
نور محمد صاحب سیکرٹری مال چک ۴۹۵ گ ب بیربانوالہ لائلپور ۵۵/-
محمد صدیق صاحب شاہد خود و اہلیہ صاحبہ ربوہ ۶/-
شیخ محمد حسین صاحب سیکرٹری مال چنیوٹ ۲۶/-
محمد شریف صاحب اسلام پورہ اسٹیٹ ضلع ٹھٹھہ سندھ ۱۰/-
محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال دنیا پور ۵/۴
عبدالرحمن صاحب آف موتی والا سیالکوٹ ۳۲/-
پیر محمد صاحب اکونٹنٹ محمد آباد سندھ ۳۱/-
میاں اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال وانہ زیدکا سیالکوٹ ۲۵/-
علی محمد جلال دین صاحب سیکرٹری مال فلٹر پلانٹ گھارو سندھ ۶/-
محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال مانو کے بھگت سیالکوٹ ۷/۸
حافظ غلام حسین صاحب مجوکہ سرگودھا ۲۴/-
محمد عمر صاحب ڈیرہ غازیخان ۱۲/-
محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال شادیوال گجرات ۶/-
ملک بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال سوک کلاں گجرات ۶/-
سعیدہ بیگم صاحبہ والدہ نثار احمد صاحب ربوہ ۶/-
محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ بابو فضل احمد صاحب ربوہ ۶/-
امۃ العزیز صاحبہ محمد احمد صاحب بٹ ربوہ ۶/-
رحمت اختر صاحب سیکرٹری مال ۶۹ R.B لائلپور ۶۰/-
نصرت گرلز ہائی سکول از طالبات ۴۰/۱۰
خواجہ عبدالواحد صاحب سیکرٹری مال گوجرخان راولپنڈی ۱۶/-
سرفراز علی صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی ۱۳۹/-
نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال سول لائن ۴۲/-

عطاء حسین صاحب مہدی محلہ گوجرہ ۱۲/-
عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مال جڑانوالہ ۹/-
مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب کراچی ۳۰۷/۴
عبدالرحمن صاحب صدر حلقہ مصری شاہ ۔ لاہور ۲۵/۳
نعمت اللہ صاحب سیکرٹری مال چک ۸۹ ج ب لائلپور ۱۲/-
ملک چراغ شاہ صاحب اچینی پایاں پشاور ۶/-
محمد جمشید صاحب وکیل پشاور ۱۲/-
محمود خانصاحب پشاور ۶/-
اکبر شاہ صاحب پشاور ۲/-
سرور خانصاحب پشاور ۶/-

چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال تحریک جدید ۶/-
عبدالقیوم صاحب ٹھیکیدار کالا گجراں جہلم ۶/-
احمد الدین صاحب زرگر جہلم ۶/-
محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری مال نیلا گنبد ۔ لاہور ۲۴/-
منظور احمد صاحب دی ایفیو افیقین مال لاہور ۲۳/-
۴۴/-
مستری عبدالرحیم صاحب ریلوے برج ورکشاپ جہلم ۲۹/-
سومر خان بہادر خانصاحب کولوداں سندھ ۶/-

(باقی)

الدّاعی علی الخیر کفاعلہ (حدیث)

اس وقت جماعت کے صاحب نصاب احباب میں سے بہت تھوڑے ایسے ہیں جو فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے تاجر پیشہ۔ ملازم پیشہ اور زمیندار احباب میں سے ایک خاص تعداد ایسی ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے اور یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ قرآن پاک میں بار بار ” اقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ “ کا حکم دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سختی سے حکم فرمایا ہے۔

پس عہدیداران مال اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو انہیں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ ” الداعی علی الخیر کفاعلہ “ فرمایا۔ کسی کو نیکی کی طرف بلانے والا ایسا ہی ہے گویا وہ خود ہی اس نیک کام کو کرنے والا ہے

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ شریفاں بی بی بعارضہ دورہ سخت بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (راجا محمد الدین ربوہ)

(۲) خاکسار کے بڑے بھائی شیخ حمید الدین احمد صاحب انور کارکن دفتر امور خارجہ تحریک جدید بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ عبدالباری قوم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳) میری ہمشیرہ طویل عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اختر گوہر چوہدری رام گلی لاہور

(۴) میں لمبے عرصہ سے بیمار ہوں اور اب زیادہ تکلیف ہو گئی ہے۔ اور میرے چار بچے بھی بیمار ہیں۔ اور مالی حالت بھی بہت خراب ہے۔ عاجزانہ طور پر التماس ہے کہ احباب کرام ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ

(۵) میرا چھوٹا لڑکا عزیزم شفیق احمد ناصر عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ شیخ اشفاق احمد دنیاپور ضلع ملتان

(۶) میرے والد مکرم ملک محمد شفیع صاحب کے گلے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ ان کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ ملک لطیف احمد سرور لائلپور

دعائے نعم البدل

میرے بھانجے گلزار احمد کا چھوٹا بچہ مورخہ ۹ ۱۰ ۵۸ کو وفات پا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اس بچہ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

عبدالسلام زرگر بازار کلاں چنیوٹ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز میں اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۹۷ :- میں محمد حسین تشنہ ولد چوہدری علی حسن صاحب مرحوم احمدی قوم چوہدری پیشہ ملازمت عمر قریباً ۶۷ سال پیدائشی احمدی ساکن حال پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ صرف بذریعہ ملازمت ماہوار آمد اس وقت مبلغ دو صد پچاس روپے ہوتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور حسبہ تحریر مندرجہ ۱/۱۰ حصہ تا عمر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ باخذ رسید کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:- محمد حسین تشنہ چیف اکاؤنٹنٹ پشاور موٹر لمیٹڈ پشاور چھاؤنی

گواہ شد:- مولا بخش سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور

گواہ شد:- فضل الرحمٰن منیجر کاز ریڈیو ارباب روڈ پشاور

نمبر ۱۵۰۹۸ :- میں رفیعہ صادق زوجہ عبدالمومن قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حق مہر پندرہ صد روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے علاوہ زیور طلائی چار انگوٹھیاں ایک گلوبند ایک ہار اور دو جوڑی کانٹے ہیں ان سب کا کل وزن تقریباً ۱۲½ تولے ہے اور کل قیمت ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جائیداد کی کل قیمت تین ہزار روپے ہے۔ اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ بوقت وفات میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۱۰/- روپیہ ہے۔ جو بطور جیب خرچ ملتے ہیں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی

الامۃ:- رفیعہ صادق

گواہ شد:- عبدالوہاب مرکزی سکرٹری مال کراچی

گواہ شد:- بشیر احمد نمبردار لائن کراچی ۷

نمبر ۱۵۰۹۹ :- میں محمد رشد ولد چوہدری محمد رمضان صاحب قوم چغتائی پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ بیس ستمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کچھ نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۱۲/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:- محمد ارشد بی۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ۔

گواہ شد:- محمد رمضان کارکن تبشیر ربوہ

گواہ شد:- مبارک احمد نذیر۔ ربوہ

نمبر ۱۵۱۰۰ :- میں مبارک احمد نذیر ولد مولوی نذیر احمد علی صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک گھڑی جس کی قیمت ۵۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار بطور وظیفہ تحریک جدید ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- مبارک احمد نذیر

گواہ شد: محمد رمضان کارکن تبشیر ربوہ

گواہ شد:- الحاج محمد ابراہیم خلیل سابق مبلغ بیرون

نمبر ۱۵۰۵۲ :- میں راجہ نصیر احمد ولد راجہ غلام حیدر صاحب قوم ککھڑ پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ جولائی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری جائیداد تقریباً ایک گھماؤں زمین موضع بجکہ ضلع سرگودھا میں واقع ہے جس کی اندازاً قیمت پندرہ صد روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ستر روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ بمد وصیت کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد۔ راجہ نصیر احمد۔

گواہ شد۔ نذیر احمد ظفر برادر حقیقی راجہ نصیر احمد محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد محمد سعید سیکرٹری امور عامہ محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

گراں فروشی اور نرخ نامے آویزاں نہ کرنے پر گرفتاریاں

ضلع کیمبلپور میں ایک دن میں ایک ہزار سرسری مقدمات کا فیصلہ

کیمبلپور ۲۰ اکتوبر۔ یہاں کے دو دوکانداروں کو زیادہ قیمت وصول کرنے پر گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک اور دوکاندار اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ اس نے اپنی دوکان پر نرخ نامہ آویزاں نہیں کیا تھا۔

ضلع کے ذیلی بڑے زمینداروں نے اطلاع دی ہے کہ ان کی ذاتی ضرورت سے چودہ ہزار من گندم زائد ہے۔ مقامی محکمہ خوراک نے ضلع کے ایک سو زمینداروں کو نوٹس دیا ہے کہ وہ ۲۱ اکتوبر تک اطلاع دے دیں کہ ان کے پاس غلہ کا کتنا ذخیرہ ہے ورنہ مارشل لاء کے قواعد کے تحت ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے مارشل لاء کے قوانین اور قواعد سے متعلق پوسٹر اور پمفلٹ ہوائی جہازوں کے ذریعہ تقسیم کرنے کا انتظام کیا ہے۔

فتح جنگ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وہاں جمعرات کو قانون "جنگلات" کے تحت ایک دن میں ایک ہزار سرسری مقدمات کا فیصلہ کیا گیا۔

روس میں ایک اور ایٹمی ہتھیار کا تجربہ

واشنگٹن ۲۰ اکتوبر۔ امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ روس نے قطب شمالی کے علاقے میں ایک اور بہت بڑے ایٹمی ہتھیار کا تجربہ کیا ہے۔ یہ دھماکہ بہت بڑا تھا اور ۳۰ ستمبر کے بعد روس کا یہ نواں تجربہ ہے جو دوسرے دھماکوں کی طرح قطبی علاقے میں کیا گیا۔

روس میں جوہری اسلحہ کے خلاف مظاہرے

ماسکو ۲۰ اکتوبر۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے اطلاع دی ہے کہ کل روس بھر میں ہر جگہ عام مظاہرے کئے گئے۔ اور جوہری اسلحہ کی ممانعت کا مطالبہ کیا گیا۔

تاس نے بتایا ہے کہ یہ مظاہرے ماسکو لینن گراڈ۔ منسک۔ کیو اور طبلسی میں بھی کئے گئے اور ان میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ جنیوا کی مجوزہ کانفرنس میں جس میں روس امریکہ اور برطانیہ کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔ تمام جوہری اسلحہ کے تجربے غیر مشروط طور پر بند کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔

درخواست دعا

میرے بھائی شیخ محمد غیاث صاحب فاروقی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بہت ہے اور میری ہمشیرہ جو کہ گرنے سے چوٹیں آگئی تھیں۔ دونوں بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بزرگان جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں۔

محمد صادق فاروقی قصور

مُلکی کپڑے اور اشیائے صَرف کی قیمتیں بھی مقرر کردی جائینگی

سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے معائنہ کیلئے فوجی ڈاکٹروں کا تقرر

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ مارشل لاء کے حکام نے ملکی کپڑے اور ضروری اشیائے صرف کی قیمتیں مقرر کرنے کے سلسلے میں ابتدائی اقدامات کر لئے ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع لاہور کے ہسپتالوں، دواخانوں، سکولوں، کالجوں وغیرہ کا معائنہ کرنے کے لئے فوجی ڈاکٹروں کی ایک ٹیم مقرر کی گئی ہے۔

کل ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں ضروری اشیائے صرف کی قیمتوں کے ڈھانچے پر غور کرنے، انہیں اعتدال پر لانے اور منظم صورت دینے کے لئے ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے محکمہ صنعت و تجارت و محنت کے سیکرٹری مسٹر کے شاہ زمان کو اس کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اور ایک فوجی افسر اور خوراک و زراعت اور پرورش حیوانات کے محکموں کے ڈائرکٹر اس کمیٹی کے رکن مقرر کئے گئے ہیں۔

ایک اور اعلان کے مطابق مارشل لاء کے حکام نے ملکی کپڑے کی قیمت مقرر کرنے کا کام پاکستان کے ٹیکسٹائل کمشنر کو سونپ دیا ہے ان سے کہا گیا ہے کہ وہ مختلف صنعتی مرکزوں میں کپڑے کی لاگت کا محتاط جائزہ لیں۔ اور بہت جلد تجویز پیش کریں کہ مختلف اقسام کے کپڑے کی کیا قیمتیں مقرر کرنی چاہئیں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کارخانہ داروں نے اپنی دکانوں اور تاجرانہ نرخوں میں پہلے ہی کمی کر دی ہے۔ امید ہے کہ ٹیکسٹائل کمشنر کے جائزے کے بعد مجموعی طور پر کپڑے کی قیمتوں میں مزید کمی واقع ہوگی۔

اعلان ہوا ہے کہ ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر لاہور سول ڈسٹرکٹ نے فوج کے میڈیکل افسروں کی ایک ٹیم مرتب کی ہے جو عنقریب ضلع کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں، سکولوں، کالجوں اور اسی طرح کے دوسرے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کا معائنہ کرنے کے لئے دورہ کرے گی۔ اور دیکھے گی کہ ان اداروں میں صفائی اور حفظانِ صحت کا معیار برقرار رکھا جاتا ہے یا نہیں۔

ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر نے تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے نظم و نسق کو بہتر بنائیں اور مریضوں کے داخلے اور علاج کے لئے مناسب انتظامات کریں اور ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں صفائی اور حفظانِ صحت کا خاص خیال رکھیں۔ انہوں نے پرائیویٹ ڈاکٹروں کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ صفائی اور حفظانِ صحت کے بہتر انتظامات کریں۔ اور مریضوں کو دوائیں تجویز کرتے وقت اپنے پیشے کے اخلاقی معیار کو پیشِ نظر رکھا کریں +

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن
ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۸ اکتوبر ۵۸ء کے دو بجے دن تک نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فی صدی نرخ پر مبنی مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکور کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ آمدہ ٹنڈر اسی روز (۲۸ اکتوبر) دو بجے بعد حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے

نمبر شمار	نوعیت کام	تخمینہ لاگت بعد ٹنڈر پرسنٹیج	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	میعادِ تکمیل
(i)	لاہور منٹگمری سیکشن میں ستمبر ۱۹۵۸ء کے سیلاب سے نقصان رسیدہ رہائشی اور سروس بلڈنگوں کی خاص مرمت	۶۳ ہزار روپیہ	تیرہ سو روپیہ	چار ماہ
(ii)	لاہور، منٹگمری سیکشن میں میل ۳۰/۷ ۲۹/۷ کے درمیان ستمبر ۱۹۵۸ء کے سیلاب سے نقصان رسیدہ ریلوے لائن کے کناروں اور پلیٹ فارموں کی خاص مرمت	دو لاکھ روپیہ	چار ہزار روپیہ	چار ماہ
(iii)	لاہور منٹگمری سیکشن میں ستمبر ۱۹۵۸ء کے سیلاب سے نقصان رسیدہ سٹاف کوارٹرز درجہ چہارم کی کرسیوں کو اونچا کرنا اور دوبارہ بنانا	ڈیڑھ لاکھ روپیہ	تین ہزار روپیہ	چھ ماہ

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں۔ ۲۸ اکتوبر سے قبل اپنے نام فہرست میں اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے درج کروا سکتے ہیں اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں

(۳) مفصل شرائط و ہدایات اور نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ ہائے لاگت وغیرہ میرے دفتر سے روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے زرِ ضمانت جناب ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۲۸ اکتوبر سے قبل جمع کرا دینا ٹھیکیداروں کے لئے مفید ہوگا

ٹنڈروں میں پرسنٹیج ریٹ کامل اعداد میں درج ہونا چاہئیے۔ کسور پر مشتمل نرخ قابلِ نامنظوری ہوں گے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

12 8-W/14/1 W A

نہایت باموقع قابلِ فروخت دکانیں

غلہ منڈی ربوہ میں چار دکانوں کا ایک سیٹ جس کے آگے کھلا پلاٹ بھی ہے قابلِ فروخت ہے۔ اِس وقت ان دکانوں سے چالیس روپیہ ماہوار کرایہ وصول ہو رہا ہے۔ نہایت باموقعہ اور نفع مند جائداد ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کے ذریعہ سودا طے کر لیں۔

(ا۔ معرفت نظارت امور عامہ ربوہ)

اہلِ اسلام
کِس طرح ترقی کر سکتے ہیں

بزبان اردو

کارڈ آنے پر مُفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

سوئی گیس کے استعمال سے زرمبادلہ کی بچت

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت پاکستان کو سوئی گیس کے استعمال سے روزانہ ۲۵ ہزار روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوتی ہے۔ یہ رقم پہلے کارخانوں میں استعمال ہونے والے ایندھن کی درآمد پر صرف ہوتی تھی۔ چنانچہ اب تک سوئی گیس کے استعمال سے ملک کو ساڑھے تین کروڑ روپیہ کے زرمبادلہ کی بچت ہو چکی ہے

اعلان میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ آہستہ آہستہ کراچی کے تمام صنعتی ادارے دوسرے ایندھن کی بجائے سوئی گیس استعمال کریں گے۔ پچھلے سال صرف اٹھارہ صنعتی ادارے سوئی گیس استعمال کرتے تھے جبکہ رواں سال ایک سو چوراسی صنعتی ادارے سوئی گیس استعمال کر رہے ہیں گذشتہ سال صرف بارہ گھروں میں سوئی گیس استعمال ہوتی تھی۔ اور رواں سال رواں میں ۲۰۰ گھروں میں سوئی گیس استعمال ہو رہی ہے

درخواست دعا

میری اہلیہ زنانہ ٹی۔ بی وارڈ میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج و اپریشن داخل ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

حکیم محمد عبدالعزیز ربوہ